﴿اداریہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

خزائن علوم دینیہ کی مسلسل رحلتیں اور علماء کی بڑھتی ذمہ داریاں

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الهاشمی ۔ مہتمم جامعہ

موجودہ واقعات وحالات میں کچھ لکھنے، کہنے اور سننے کو جی نہیں چاہتا۔ صبح جاگتے ہی کسی نہ کسی افسوس ناک خبر کا سن کر جی مرجاتا ہے۔ انسانی لاشوں اور زخمیوں کی تصاویر میڈیا کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف اہل علم کے آنکھوں کی ٹھنڈک اکابر علماء کرام آہستہ آہستہ اللہ کو پیارے ہورہے ہیں۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ، شیخ الحدیث مولانا معزالحق صاحبؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب شہیدؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد احمد صاحبؒ، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد امین شہیدؒ اور دیگر علوم دینیہ کے خزانے ماضی قریب میں ہم سے رحلت فرماگئے۔ ان میں سے ہر ایک کی وفات ہزاروں تلامذہ کے دلوں پر زخم بلا مرہم چھوڑ کر علم کی دنیا میں یتیم ہوگئے۔

اس دور میں جب پے درپے اہل علم طبقہ ان بحرانوں سے دوچار ہوتا جارہا ہے۔ مجالس میں حضور پاک ﷺ کی مختلف احادیث (جن میں ایسے دور کی پیشنگویاں کی گئی ہیں) کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا: "ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلماء حتی اذالم یبق عالماً اتخذ الناس رؤوسا جهالاً فسئلوا فأفتوا بغیر علم فضلوا وأضلو أو کما قال". (صحیح البخاری).

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا: "یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل أو کما قال صلی اللہ علیه وسلم". (متفق علیه)

آج ہم انہی احادیث کے مصداق ایک طرف اکابر علماء کی وفات کے غم سے نڈھال ہیں تو دوسری طرف رفتہ رفتہ علم کم اور روز بروز نئے نئے فتنوں کا ظہور ہورہا ہے۔ امت مسلمہ قسم قسم کے مشکلات وواقعات کا شکار بنتا جارہا ہے۔

اغیار کے غلبے اور مظالم اپنی جگہ امت مسلمہ آج اپنے درمیان باہمی دست وگریباں ہے۔ جن سے رفتہ رفتہ سامراجی قوتوں کے خلاف آزادی کی جنگیں کمزوری کی طرف چل پڑیں۔ کیونکہ ہم اپنے ہی مسلمان کے خلاف جنگ کو اعلیٰ جہاد کا رتبہ دیکر مصروف ہوگئے۔

اسی زمانہ کے بارے میں نبی کریمؐ نے پیشنگوئی فرمائی تھی: " قالؐ: لا تذهب الدنیا حتیٰ یأتی علی الناس یوم لایدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل فقیل کیف یکون قال الهرج القاتل والمقتول فی النار "

انہی فتنوں کے ذمہ دار اگر ہم ایک طرف سامراجی قوتوں کو ٹھہراتے ہیں تو دوسری طرف نبی کی وراثت کے بعض نابالغ دعویدار قرآن

واحادیث سے قسم قسم کی نئی تشریحات کر کے اپنی سوچ کو مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فتویٰ دے دیتے ہیں۔

حالانکہ صحابہ اور ائمہ کرام فتویٰ اور مسئلہ بتانے میں جتنی احتیاط برتتے تھے آج ہم تصور نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضرت ابن اَبی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صد بیس صحابہ کرام کو ایسا پایا کہ جب ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ اس مسئلہ کو دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کی طرف بھیجتے یہاں تک کہ مسئلہ اول مسئول ہی کی طرف لوٹتا۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ علم ضائع ہو جائے گا تو میں کبھی فتویٰ نہ دیتا کیونکہ مستفتی کو بغیر مشقت کے مسئلہ مل جاتا ہے۔ اور گناہ میرے سر پر عائد ہو جاتا ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں: کہ میں فتویٰ دینے سے احتراز کرتا رہا حتیٰ کہ میرے بارے میں ستر اکابر نے شہادت دی کہ میں فتویٰ دینے کا اہل ہوں تب میں نے استفتاء کا جواب دینا شروع کیا۔

اسی طرح ملا علی قاریؒ نے حدیث جبرائیل کی تشریح میں نقل کیا ہے :"ان من أستفتی عن مسئلة لایعلمها فعلیه أن لا یعجل فی الا فتاء ولا یستنکف عن الاستفتاء عن من هو أعلم ولا یبادر الی الاجتهاد مالم یضطر الیه فان ذلک من سنة رسول الله وسنة جبرائیل علیه السلام".

اس سلسلہ میں موجودہ دور کے اکابر علماء سے درخواست ہے کہ:

(۱) تمام مصلحتوں سے بالا چیدہ چیدہ علماء پر مشتمل ملکی سطح پر مجالس کا انعقاد کریں جن میں موجودہ جاری شورش کا تفصیلی جائزہ لیں کہ کونسے مقام پر صحیح جہاد ہے اور کونسی جگہ نہیں۔

(۲) اس مقصد کے لئے فنڈز کی بزور یا دیگر ذرائع سے حصول صحیح ہے یا نہیں۔

(۳) ایسا جنگی طریقہ اختیار کرنا جس میں ٹارگٹ سے زیادہ تمہاری موت یقینی ہو مثلاً خودکش حملہ کرنا۔

(۴) اس کے علاوہ فتویٰ کے مقاصد اور اصول کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے امن و محبت کے پیغام کو اجاگر کیا جائے۔ ورنہ موجودہ شورش کا یہ سلسلہ چل کر بالآخر عام مسلمان علماء و مدارس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا کر بدلہ لیں گے۔ جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے ضلع ہنگو کے علاقے شہوام کے جامعہ یوسفیہ میں بغیر کسی جرم کے علوم دینیہ میں مصروف معصوم اساتذہ و طلباء سمیت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد امین صاحب کو حکومت نے بمباری کے ذریعے شہید کر دیا۔

نوٹ:۔ کچھ دنوں پہلے رابطۃ العالم اسلامی کے زیر اہتمام مکہ مکرمہ میں فتویٰ اور اس کے اصول وضوابط کے موضوع پر تین روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یقیناً یہ کانفرنس اُمتِ مسلمہ کے لاکھوں علماء کے دلوں کی آرزوں کو عملی شکل دینے کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس سے علماء کے درمیان عصرِ حاضر کے پیچیدہ مسائل پر رائے دینے میں ہم آہنگی اور اختلافات کا خاتمہ ممکن ہو جائے گا۔ ادارہ اس مبارک کاوش پر رابطۃ العالم اسلامی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔